قرآنی اسلوب دُعا نے یہ تعلیم دی کہ مصائب کے وقت مایوس نہ ہو بلکہ رحمت باری تعالیٰ کے طلب گار بن جاؤ اور خدا کی بارگاہ میں جھک کر دُعا مانگو۔ وہ ضرور آسانیاں پیدا فرمائے گا۔

﴿ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ' اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيْعًا ' اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ ﴾

(الزمر : ۵۳)

"(اے پیغمبر میری طرف سے لوگوں سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم و زیادتی کی خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہوں' یقیناً اللہ سب کے گناہ بخش دیتا ہے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

حواشی

{۱} خیراللہ خاں' قاموس الکتاب' ایم۔ آئی۔ کے لاہور' ۱۹۹۰ء ص ۴۰۲

{۲} کلام مقدس' سوسائٹی آف سینٹ پال روما' ۱۹۵۸ء

{۳} خیراللہ خاں' قاموس الکتاب' ص ۴۰۲

بقیہ : امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

{۲۶} یافعی : مرءاۃ الجنان' ج ۴' ص ۱۸۶

{۲۷} ابن سبکی : طبقات الشافعیہ' ج ۵' ص ۱۶۷

{۲۸} یافعی : مرءاۃ الجنان' ج ۴' ص ۱۸۵

{۲۹} طاش کبری زادہ : مفتاح السعادۃ' ج ۱' ص ۳۵۸

{۳۰} حاجی خلیفہ چلپی : کشف الظنون' ج ۱' ص ۵۴۴

{۳۱} حاجی خلیفہ چلپی : کشف الظنون' ج ۱' ص ۱۱۷

{۳۲} حاجی خلیفہ چلپی : کشف الظنون' ج ۱' ص ۸۷

{۳۳} حاجی خلیفہ چلپی : کشف الظنون' ج ۱' ص ۳۱۸

{۳۴} نووی : مقدمہ شرح مسلم' ص ۴

{۳۵} ابن کثیر : البدایہ والنہایہ' ج ۱۳' ص ۲۷۹

{۳۶} ابن عماد : شذرات الذہب' ج ۵' ص ۳۵۶

{۳۷} ضیاء الدین اصلاحی : تذکرۃ المحدثین' ج ۲' ص ۴۳۹ تا ۴۴۱

{۳۸} نووی : کتاب الاذکار' ص ۲۹

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال اور ڈاکٹر اسرار احمد کے تعلیمی نظریات کا موازنہ (۳)

ظفر اقبال محسن کا تحقیقی مقالہ

باب چہارم

تعلیمی نظریات کا موازنہ

تعلیمی نظریات میں مماثلت اور اختلافات کے اسباب

علامہ اقبال اور ڈاکٹر اسرار احمد کے تعلیمی نظریات میں مماثلت کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ دونوں کے نظریات اور تصورات قرآن حکیم سے اخذ کردہ ہیں۔ دونوں اپنی آراء کے سلسلے میں قرآن حکیم کو بنیاد و اساس بناتے ہیں۔ مماثلت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ دونوں مفکرین مسلمانوں کو من حیث القوم عروج اور ترقی کی راہ پر گامزن دیکھنا چاہتے ہیں۔ علاوہ ازیں دونوں مفکرین' دین کے معاملات میں' اجتہاد کے داعی ہیں۔ ایک اور اہم وجہ یہ ہے کہ ڈاکٹر اسرار احمد کے فکر اور تصورات پر علامہ اقبال کے فکر کی گہری چھاپ دکھائی دیتی ہے۔

دونوں مفکرین کے نظریات میں جو تھوڑا سا اختلاف ہے اس کا سبب بنیادی طور پر دونوں کے مختلف ادوار اور حالات ہیں۔ حضرت علامہ اقبال کا دور قیام پاکستان سے پہلے کا ہے۔ ظاہر ہے اُس وقت یہاں انگریزوں کی حکومت تھی اور حالات موجودہ دَور سے بہت مختلف تھے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے اگرچہ ایک نوجوان کے طور پر تحریک پاکستان میں

حصہ لیا، لیکن ان کا دور قیام پاکستان کے بعد کا دور ہے۔ ادوار کے اس اختلاف کی بنا پر تصورات و نظریات میں جزوی اختلافات منطقی و فطری امر ہے۔

اختلاف کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ علامہ اقبال بنیادی طور پر فلسفی اور شاعر تھے۔ انہوں نے اپنا پیغام فلسفے اور شاعری کے ذریعے لوگوں تک پہنچایا، جبکہ ڈاکٹر اسرار احمد نہ فلسفی ہیں نہ شاعر ـــــ بلکہ ان کا پیغام پہنچانے کا انداز خطیبانہ ہے اور آپ ایک عالم دین، مذہبی سکالر اور معلم و مدرس قرآن کے طور پر جانے جاتے ہیں۔

مماثل نظریات

علامہ اقبال اور ڈاکٹر اسرار احمد کے نظریات تعلیم میں سے مندرجہ ذیل میں مماثلت پائی جاتی ہے۔

تصورِ حقیقت، تصورِ کائنات، ذرائع علم، نصابِ علم، معلم مطلوب، متعلّم مطلوب، تعلیم نسواں، مروجہ دنیوی نظام تعلیم پر تنقید، مروجہ دینی نظام تعلیم پر تنقید، مذہب اور سائنس۔

مختلف نظریات

تصورِ علم، اقسام علم اور مقاصد علم۔

نظریات کی مماثلت

اب ہم تمام موضوعات پر نظریات کی مماثلت بیان کریں گے۔

تصورِ حقیقت

دونوں مفکرین تصورِ حقیقت کے باب میں اللہ تعالیٰ کو حتمی سچائی (Final Truth) یا حقیقت اولیٰ (The Ultimate Reality) تصور کرتے ہیں۔ دونوں کے نزدیک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ذات حقیقی ہے۔ ذات خدا کو علامہ اقبال "انائے لامتناہی" یا "انائے مطلق" سے تعبیر کرتے ہیں اور ڈاکٹر اسرار احمد اسے "انائے کبیر" کا نام

دیتے ہیں۔

تصورِ کائنات

علامہ اقبال اور ڈاکٹر اسرار احمد ـــ دونوں مفکرین اس کائنات کی تخلیق کو اتفاقیہ یا کھیل تماشہ سمجھنے کی بجائے "امر ربی" سمجھتے ہیں اور دونوں کسی جامد و ساکت کائنات کے قائل نہیں بلکہ دونوں کے نظریات میں کائنات پیہم رواں دواں ہے۔ علاوہ ازیں دونوں اس کائنات اور اس کے رموز پر غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ علامہ اقبال کائنات کو فلسفیانہ انداز میں بیان کرتے ہیں جبکہ ڈاکٹر اسرار احمد قرآن اور احادیث کی روشنی میں کائنات کی حقیقت کو سامنے لاتے ہیں۔

ذرائع علم

دونوں مفکرین کے نزدیک علم کے ذرائع یہ ہیں۔

(۱) وحی (۲) حواس وادراک (۳) وجدان

دونوں کے نزدیک اصل علم وہ ہے جو وحی کے ذریعے حاصل ہو۔ دونوں اسی علم کو حقیقت مطلقہ تک رسائی کا اصل ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ دونوں مفکرین حواس وادراک کو علم کی محض ابتداء سمجھتے ہیں اور دونوں کی رائے ہے کہ وحی کے مقابلہ میں حواس و ادراک کے ذریعے حاصل ہونے والے علم میں غلطی ہو سکتی ہے۔ البتہ دونوں مفکرین کے ہاں اِن تینوں ذرائع علم کیلئے الفاظ اور ان کی تقسیم قدرے مختلف ہے۔

نصاب تعلیم

دونوں مفکرین اپنے تعلیمی نظریات میں نصابِ تعلیم کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ دونوں دینی و دنیوی یا مذہبی و سائنسی علوم میں ہم آہنگی اور یکسانیت (Unification) کے قائل ہیں۔ دونوں مفکرین کی رائے ہے کہ قرآن وحدیث کو نصاب میں بنیادی اہمیت دی جانی چاہئے اور تمام علوم اس کے تابع ہونے چاہئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تسخیر کائنات سے متعلقہ سائنس و ٹیکنالوجی کے علوم کی تعلیم بھی اشد ضروری ہے۔ دونوں

مفکرین نے ان علوم کو انسانیت کی بہتری کے لئے استعمال کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

معلّمِ مطلوب

علامہ اقبال کے تعلیمی نظریات کے مطابق استاد کو خود شناس' جمالی و جلالی' حقیقت پسند' متحرک' حامل بصیرت اور متوازن شخصیت کا حامل ہونا چاہئے۔ جبکہ ڈاکٹر اسرار احمد کی رائے میں استاد کو طلبہ کے لئے قابل تقلید نمونہ' وسیع المطالعہ' ماہر فن' محنتی' ماہر نفسیات اور باعمل ہونا چاہئے۔ ان اصطلاحات پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ معلم مطلوب کے بارے میں دونوں کی آراء میں معنوی یکسانیت پائی جاتی ہے۔

متعلّمِ مطلوب

علامہ اقبال طالب علم کو شاہین صفت' صاحب کتاب' شائق علم' باذوق' باکردار اور پیکر محبت دیکھنے کے خواہاں ہیں۔ آپ طلبہ کے الحاد پرستانہ اور مذہب بیزار رویے کے خلاف ہیں اس کے مقابلہ میں آپ چاہتے ہیں کہ ان کی خودی بیدار ہو اور ان میں ایسی صفات پیدا ہوں کہ وہ ستاروں پر کمند ڈالنے کے قابل بن جائیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد بھی طالب علم کو شائق علم' مؤدب و تابع فرمان' مستقل مزاج' سادہ' پرعزم اور باعمل دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ کے نزدیک خندہ پیشانی اور بلند حوصلگی ایک اچھے طالب علم کا خاص وصف ہیں۔ معنویت کے لحاظ سے ایک مثالی طالب علم کے سلسلہ میں بھی علامہ اقبال اور ڈاکٹر اسرار احمد کے تعلیمی نظریات ملتے جلتے ہیں۔

تعلیمِ نسواں

علامہ اقبال اور ڈاکٹر اسرار احمد دونوں معاشرے میں عورت کے بلند مقام کو تسلیم کرتے ہیں۔ دونوں کے تعلیمی نظریات میں یہ امر واضح طور پر مشترک ہے کہ عورت کو تعلیم دینا بے حد ضروری ہے۔

دونوں مفکرین کی آراء میں اس بات پر بھی اتفاق پایا جاتا ہے کہ عورتوں کے لئے

نصابِ تعلیم مَردوں کے نصاب سے مختلف ہونا چاہئے' اور عورتوں کو ایسے مضامین پڑھائے جانے چاہئیں جن کے ذریعے وہ اپنے گھریلو اور خانگی مسائل سے بہتر طریقے سے نپٹ سکیں اور آنے والی نسلوں کی صحیح پرورش اور تعلیم و تربیت کا حق ادا کر سکیں۔ دونوں مفکرین مخلوط طریقہ تعلیم کے مخالف ہیں۔

مروّجہ دنیوی نظام تعلیم پر تنقید

مروجہ دنیوی نظام تعلیم کے متعلق بھی دونوں مفکرین کی آراء تقریباً ایک جیسی ہیں' دونوں جدید تعلیم کو اہم اور ضروری خیال کرتے ہیں' لیکن دونوں مفکرین کی رائے ہے کہ اس تعلیم کو قرآنی تعلیمات کے تابع رہنا چاہئے۔ محض مغربی اور الحاد پرستانہ تعلیم کو دونوں نقصان دہ اور خطرناک سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس نظام تعلیم سے حاصل ہونے والا علم انسان کو حتمی سچائی اور اس کی اصل منزل تک نہیں پہنچا سکتا۔ اس نظام تعلیم سے مادیت پرستی اور الحاد پرستانہ نظریات سامنے آ رہے ہیں اور دلوں میں سرایت کرتے جا رہے ہیں جو کہ مسلمانوں کے لئے بہت نقصان دہ بات ہے۔

مروّجہ دینی نظام تعلیم پر تنقید

مروجہ دنیوی نظام تعلیم کی طرح دونوں مفکرین دینی مدارس کے مروجہ نظام تعلیم سے بھی غیر مطمئن اور نالاں ہیں۔ علامہ ڈاکٹر اقبال اور ڈاکٹر اسرار احمد کے نزدیک دینی مدارس کا نظام تعلیم بہت پرانا اور فرسودہ ہو چکا ہے' ان کا طریقہ تدریس اور نظام ہماری موجودہ ضروریات سے مطابقت نہیں رکھتا' اس لئے وہ دورِ جدید کے تقاضوں اور عصر حاضر کے مسائل کے حل میں ناکام ہے۔

دونوں مفکرین کی آراء میں اس لحاظ سے بھی مماثلت پائی جاتی ہے کہ دونوں دنیوی اور دینی تعلیم کے درمیان حائل خلیج کو ختم کرنے اور دونوں علوم کو یکجا کرنے کے قائل ہیں۔ دونوں کے نزدیک دنیوی اور دینی نظام ہائے تعلیم کی خامیوں کو دُور کرنے کا واحد طریقہ بھی یہی ہے کہ ان دونوں کو اکٹھا کر دیا جائے۔

مذہب اور سائنس

مذہب اور سائنس کے متعلق بھی ڈاکٹر علامہ محمد اقبال اور ڈاکٹر اسرار احمد کے تعلیمی نظریات میں مماثلت پائی جاتی ہے۔ دونوں کے خیال میں مذہب اور سائنس میں نہ تو کوئی تضاد ہے اور نہ ہی یہ ایک دوسرے سے متصادم ہیں۔ دونوں مفکرین کی رائے ہے کہ اصل حقائق قرآن حکیم میں بیان کئے گئے ہیں، سائنس انہی حقائق کو منظرعام پر لا رہی ہے۔ دونوں مفکرین کے نزدیک سائنسی علوم کا حصول مسلمانوں کی تعلیم کا لازمی حصہ ہونا چاہئے۔

نظریات کا اختلاف

علامہ اقبال اور ڈاکٹر اسرار احمد کے تعلیمی نظریات میں مندرجہ ذیل موضوعات پر اختلاف پایا جاتا ہے۔

تصورِ علم

علامہ اقبال کے ہاں علم در حقیقت شعور کے ہی ایک مرتب اور منظم بیان کا نام ہے۔ وہ علم کو انسان کی نوعیت تصوری سے تعبیر کرتے ہیں۔ آپ کے نزدیک علم باطن شکن ہے اور باقاعدہ نظام کے تحت وجود میں آتا ہے۔ علامہ مرحوم کے خیال میں علم حق نما، حرکت پذیر اور متنوع ہوتا ہے۔

جبکہ ڈاکٹر اسرار احمد کی رائے میں علم دراصل انہی چیزوں میں سے ایک ہے جن کی حقیقت تک نہیں پہنچا جا سکتا۔ آپ کے نزدیک علوم کی درجہ بندی تو کی جا سکتی ہے، انہیں مختلف شاخوں میں تقسیم تو کیا جا سکتا ہے، لیکن خود علم کی ماہیت کیا ہے؟ یہ جاننا بہت مشکل ہے۔

اقسامِ علم

علامہ اقبال کے نزدیک علم کی اقسام یہ ہیں۔ فلسفیانہ علوم، ادبی و فنی علوم، تجربی علوم، سائنسی علوم، مذہبی علوم، سماجی علوم، معاشرتی علوم اور روحانی علوم۔

جبکہ ڈاکٹر اسرار احمد نے علم کی صرف دو بڑی اقسام بیان کی ہیں۔ آپ کی رائے میں علم دو طرح کے ہیں، علم الابدان اور علم الادیان۔

مقاصدِ علم

شاعر مشرق کے تعلیمی نظریات میں مقاصد علم کے باب میں مختلف مصنفین کی آراء مختلف ہیں۔ بہرحال علامہ اقبال نے انفرادی اور اجتماعی خودی کے حوالے سے تعلیم کے مقاصد کا تعین کیا ہے۔ وہ خودی کی تربیت کے ذریعے ہی مقاصد تعلیم کا حصول ممکن سمجھتے ہیں۔ وہ تعلیم کے ذریعے فرد اور قوم کی خودی کی تربیت کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ ڈاکٹر اسرار احمد کے ہاں تعلیم کے دو اہم مقاصد ہیں اور وہ ہیں عبودیت الٰہی اور قیادت عالم۔

☆ ☆ ☆

باب پنجم

خلاصہ 'حاصلات' سفارشات

خلاصہ

موجودہ دَور میں نظریات، فلسفہ و فکر اور علوم و فنون کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ دوسرے شعبہ ہائے زندگی کی طرح تعلیم کے میدان میں بھی مختلف نظریات ہیں۔ یہ نظریات پورے نظام تعلیم کو متاثر کرتے ہیں۔ پاکستان کی بنیاد چونکہ نظریہ اسلام پر ہے اس لئے پاکستان کے نظام تعلیم میں اسلامی تعلیمات و نظریات اور مسلم مفکرین کے تعلیمی نظریات بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اسی اہمیت کے پیش نظر ڈاکٹر علامہ محمد اقبال اور ڈاکٹر اسرار احمد کے تعلیمی نظریات کو تحقیق کا موضوع بنایا گیا ہے۔

اس تحقیق کے مقاصد یہ تھے کہ علامہ اقبال اور ڈاکٹر اسرار احمد کے تعلیمی نظریات کا موازنہ کرکے، ان دونوں مفکرین کے فلسفہ و فکر کی روشنی میں پاکستان کے نظام تعلیم کی اصلاح کے لئے تجاویز دی جائیں۔ موضوع اور مواد کی وسعت اور وقت کی کمی کے سبب ڈاکٹر علامہ محمد اقبال اور ڈاکٹر اسرار احمد کے تعلیمی نظریات میں سے چند منتخب عنوانات کو

زیرِ مطالعہ لایا گیا۔

اسلوب تحقیق بیانیہ تھا۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر علامہ محمد اقبال اور ڈاکٹر اسرار احمد کی کتب کے علاوہ دوسرے مصنفین کی کتابوں سے بھی مواد حاصل کیا گیا۔

پہلے علامہ محمد اقبال کے تعلیمی نظریات پیش کئے گئے۔ ان نظریات میں تصورِ حقیقت' تصورِ کائنات' تصورِ علم' ذرائع علم' اقسام علم' مقاصد علم' نصاب تعلیم' معلم مطلوب' متعلّم مطلوب' تعلیم نسواں' مروجہ دنیوی نظام تعلیم پر تنقید' مروجہ دینی نظام تعلیم پر تنقید اور مذہب و سائنس جیسے موضوعات کو زیرِ مطالعہ لایا گیا۔

تیسرے باب میں انہی موضوعات سے متعلقہ ڈاکٹر اسرار احمد کے تعلیمی نظریات پیش کئے گئے۔ چوتھے باب میں دونوں مفکرین کے تعلیمی نظریات کا موازنہ کیا گیا۔

تصورِ حقیقت' تصورِ کائنات' ذرائع علم' نصابِ علم' معلم مطلوب' متعلّم مطلوب' تعلیم نسواں' مروجہ دنیوی نظام تعلیم پر تنقید' مروجہ دینی نظام تعلیم پر تنقید اور مذہب و سائنس۔ ان جیسے موضوعات پر دونوں مفکرین کے نظریات میں مماثلت پائی جاتی ہے جبکہ تصورِ علم' اقسام علم اور مقاصد علم کے ضمن میں دونوں مفکرین کے تعلیمی نظریات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

نظریات میں مماثلت کی وجہ یہ ہے کہ دونوں کے نظریات بنیادی طور پر قرآن و حدیث سے اخذ کردہ ہیں اور دونوں دین کے معاملات میں اجتہاد کے احیاء کے داعی ہیں۔ اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ دونوں مفکرین کے ادوار مختلف ہیں۔ ان مختلف ادوار میں حالات' واقعات اور ضروریات فطری طور پر مختلف ہیں۔ یوں نظریات میں تھوڑا بہت اختلاف منطقی اور فطری عمل ہے۔

حاصلات

اس تحقیق کے نتیجہ میں مندرجہ ذیل حاصلات سامنے آئے۔

۱۔ علامہ محمد اقبال اور ڈاکٹر اسرار احمد دونوں معروف معانی میں ماہرین تعلیم نہیں ہیں اور دونوں نے معروف مفکرین تعلیم کی طرح فن تعلیم و تدریس پر کوئی کتاب بھی

نہیں لکھی، لیکن پھر بھی تعلیمی میدان میں دونوں مفکرین کے نظریات بڑے واضح اور نمایاں ہیں۔

۲۔ تصورِ حقیقت کے باب میں دونوں مفکرین متفق ہیں کہ اصل حقیقت صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ باقی جو کچھ ہے محض خیالی اور اعتباری ہے۔

۳۔ تصورِ کائنات کے ضمن میں بھی دونوں مفکرین کی متفقہ رائے یہ ہے کہ یہ کائنات عبث اور فضول نہیں ہے اور نہ ہی کسی حادثے اور اتفاق کا نتیجہ ہے۔ بلکہ یہ کائنات بامقصد اور متحرک ہے اور اس میں اس کے پروردگار کی نشانیاں پنہاں ہیں۔

۴۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کے نزدیک علم باطن شکن، حق نما، حرکت پذیر اور متنوع ہے جبکہ ڈاکٹر اسرار احمد کی رائے میں علم کی حقیقت کو سمجھنا بہت ہی مشکل ہے۔

۵۔ وحی الٰہی، حواس و ادراک اور صوفیانہ واردات، تینوں علم کے ذرائع ہیں لیکن ان میں سے مستند ترین اور اصل ذریعہ وحی الٰہی ہے۔

۶۔ بنیادی طور پر علوم دو طرح کے ہیں، علم الادیان اور علم الابدان۔

۷۔ دونوں مفکرین کے نزدیک دینی و دنیوی، دونوں طرح کے علوم کو نصاب کا حصہ ہونا چاہئے، البتہ دنیوی علوم کو دینی تعلیمات کے ماتحت رکھنا ضروری ہے۔

۸۔ مسلمان مفکرین استاد میں حقیقت پسندانہ رویہ، شفقت، خودشناسی، طلبہ سے محبت، پیشہ معلمی پر فخر اور سنجیدگی و متانت دیکھنا چاہتے ہیں۔

۹۔ اسلامی طرز تعلیم میں شاگرد کو مؤدب، شائق علم، باعمل اور شاہین صفت ہونا چاہئے۔

۱۰۔ عورتوں کو جدید مغربی تعلیم دینا ہمارے ثقافتی ورثے اور روایات کے منافی ہے۔ علاوہ ازیں مخلوط تعلیم ہمارے لئے بہت خطرناک ہے۔

۱۱۔ سائنس اور مذہب میں کوئی تصادم اور تضاد نہیں ہے۔

۱۲۔ موجودہ دینی اور دنیوی نظام تعلیم، دونوں ناقص ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دونوں نظاموں کو یکجا کر کے Unification of Knowledge پیدا کی جائے اور ان دونوں نظاموں کے درمیان خلیج کو ختم کیا جائے۔

سفارشات

اس تحقیق کی روشنی میں مندرجہ ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ دینی اور دنیوی تعلیم کی تقسیم اور خلیج کو ختم کر کے انہیں یکجا کیا جائے۔

۲۔ قطعی اور حتمی ذریعہ علم یعنی قرآن حکیم کی تعلیم کو عام کیا جائے۔

۳۔ زندگی کے ہر شعبے میں اجتہاد کو زندہ کیا جائے اور اس کے ذریعے دور حاضر کے مسائل کا حل تلاش کیا جائے۔

۴۔ مخلوط تعلیم ہماری روایات اور تہذیب و ثقافت کے منافی ہے' اسے ختم کیا جائے۔

۵۔ سائنسی اور فنی تعلیم کو عام کیا جائے اور طلبہ میں حرکت و عمل کے جذبات پیدا کیے جائیں۔

۶۔ پاکستان کے نظام تعلیم کو اسلامی تعلیمات اور مسلم مفکرین کے نظریات کے مطابق ڈھالا جائے۔

☆ ☆ ☆

کتابیات

۱۔ القرآن الحکیم۔

۲۔ ادارہ مصنفین پاکستان : "اقبال کا نظریہ تعلیم" گلوب پبلشرز' اردو بازار لاہور' طبع اول۔ ۱۹۸۴ء

۳۔ بختیار حسین صدیقی : "اقبال بحیثیت مفکر تعلیم" اقبال اکیڈمی پاکستان لاہور' ۱۹۸۳ء۔

۴۔ بزم اقبال : "فلسفہ اقبال" بزم اقبال' نرسنگھ داس گارڈن لاہور۔

۵۔ ڈاکٹر اسرار احمد : "اسلام کی نشاۃ ثانیہ' کرنے کا اصل کام" مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور' طبع ہشتم۔ ۱۹۹۳ء۔

۶۔ ڈاکٹر اسرار احمد : "اسلام میں عورت کا مقام" مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور' طبع پنجم۔ ۱۹۹۴ء

۷۔ ڈاکٹر اسرار احمد : "حساب کم و بیش" مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور' طبع اول ۱۹۹۴ء